## سوال۔ لائف انشورلس غیر اسلامی ہے؟

جواب: محترم جناب! مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے لائف انشورنس کو اس پہلو سے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اسلام کو مدنظر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم جناب ! قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی بھی عمل کے اسلامی اور غیر اسلامی ہونے کا معیار یہ ہے کہ اُس کا استعمال دیکھا جائے۔ اگر کسی چیز کے استعمال سے معاشرے کو فائدہ پہنچے اور معاشرے کا نقصان نہ ہو تو وہ چیز اور وہ عمل اسلامی کہلائے گا۔

لائف انشورلس کے خریدنے سے،اس کے استعمال کرنے سے اوراس کے لئے اقساط جمع کرنے اوراس کا میچورٹی کلیم اورDeath Claim معاشرے کیلئے فائدے ہی فائدے لانے کا باعث بنتا ہے اور معاشرہ اس سے منفی طور پر متاثر نہیں ہوتا ہے۔لہذا اس کو غیر اسلامی نہیں کہا جاسکتا ہے۔

انشورنس امداد باہمی کے اصول پر قائم ہے۔جس میں مختلف بیمہ دار اپنے ساتھی بیمہ دار کے مالی نقصان کو اس کی وفات کی صورت میں مل کر پورا کرتے ہیں۔اگر بیمہ دار پالیسی کی مدت تک زندہ رہتا ہے تو اس کی اقساط کی صورت میں جمع شدہ رقم اوراس پر شامل کئے گئے بونس بیمہ دار کو ادا کردیئے جاتے ہیں۔اسلام میں اس کی بہترین مثال بیت المال کی صورت میں موجود ہے۔جس میں مخیّر حضرات حسب توفیق یا حسب حیثیت رقم جمع کراتے تھے اوراس سے غریب ناداروں اور بیواؤں کی مدد کی جاتی تھی کسی بھی مذہب میں اپنے ساتھی کی مالی مدد کرنا ناجائز نہیں۔اوراسلام تو اخلاقیات کی بہت زیادہ تاکید کرتا ہے تو حقیقت میں یہ کام انسانیت کی خدمت ہے اور شرعاً قطعی طور پر حرام نہیں ہے۔

کی صورت میں جمع شدہ رقم اور اس پر شامل کئے گئے بونس بیمہ دار کو ادا کر دیئے جاتے ہیں۔ اسلام میں اس کی بہترین مثال بیت المال کی صورت میں موجود ہے۔ جس میں مخیّر حضرات حسب توفیق یا حسب حیثیت رقم جمع کراتے تھے اور اس سے غریب ناداروں اور بیواؤں کی مدد کی جاتی تھی کسی بھی مذہب میں اپنے ساتھی کی مالی مدد کرنا ناجائز نہیں۔ اور اسلام تو اخلاقیات کی بہت زیادہ تاکید کرتا ہے تو حقیقت میں یہ کام انسانیت کی خدمت ہے اور شرعاً قطعی طور پر حرام نہیں ہے۔

دنیا میں لوگ بہت سے ناجائز کام اور کاروبار کرتے ہیں جنھیں وہ جائز سمجھتے ہیں۔ کیا اپنے افراد خانہ کیلئے حساس ہونا اور ذمہ دار ہونا بری بات ہے؟ کیا ان کے فائدے، ضرورت اور خواہش اور خوشحالی کیلئے سوچنا اور مستقبل کیلئے منصوبہ بندی کرنا ناجائز ہے؟

یتیم بچے کے سر پر ہاتھ رکھنے سے حدیث مبارکہ کے مطابق جتنے سر کے بال ہاتھ کے نیچے آ گئے اتنی نیکیاں

ملیں گی۔اوراتنے گناہ صغیرہ معاف ہوجائیں گے۔اس عمل سے بچے کوکیافائدہ ہوا کہ ہاتھ رکھنے والے کواتنا بڑااجرملا۔یہاں غورفرمایئے کہ بچے کے سر پرصرف ہاتھ رکھ کراحساس تحفظ دیاتو کتنااجرملا۔اوراگردوسرے ہاتھ سے پانچ یادس لاکھ کا کلیم چیک دے کر یہ کہاجائے کہ بیٹا یہ رقم تمہارے باپ نے بیمہ کی صورت میں آپ کیلئے چھوڑی تھی یہ لےلواوراپنے گھر کی چادراور چاردیواری کا تقدس بحال رکھواور باعزت زندگی گزاروتو کیا احساس تحفظ کم ہوگایازیادہ،یقیناًزیادہ۔توپھراجروثواب بھی زیادہ ہوگا۔

لہذابیمہ زندگی کے عمل کے ردعمل سے بیوہ،یتیم،معذوراور بڑھاپے میں لوگوں کی مدد کی جاتی ہے۔

اورمعاشرے میں امن اورسکون پیداہوتاہے۔لہذابیمہ زندگی جائزاورحلال ہے۔

سوال: میں بچت کر کے دوسرے کاروبار میں پیسے لگالوں گا۔

جواب: کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ آئندہ 20 سال تک مسلسل اور پابندی سے بچت کرتے رہیں گے اور کاروبار میں سرمایہ کاری کرتے ہوئے کوئی نقصان بھی نہیں ہوگا۔ اور کیا اس عرصہ میں آپ کی زندگی کی بھی ضمانت ہے اگر خدانخواستہ اس دوران آپ کو کچھ ہو جائے تو پھر آپ کے ان منصوبوں کا کیا ہوگا۔ آپ کے خاندان کو وہ رقم نہیں مل سکے گی جس کے متعلق آپ نے سوچا تھا۔ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ آپ اپنے خاندان کی ضروریات کے لیے رقم کا بندوبست اسٹیٹ لائف کے حوالے کر دیجئے۔

## سوال: لائف انشورنس کا تذکرہ ہمیں قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں نہیں ملتا ہے؟

جواب: محترم جناب! مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ ماشاءاللہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ محترم آپ نے دیکھا ہوگا کہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں تمثیلی انداز میں انسانوں کو سمجھایا گیا ہے آج کے دور کی سینکڑوں ایجادات اور اشیاء ہیں جن کا قرآن پاک میں تذکرہ نہیں ملتا ہے۔

اب دیکھیں ناں بجلی آج ہر انسان کی ضرورت ہے۔ زمینی، بحری، اور ہوائی سفر کے ذرائع کے بغیر آج کل انسانی زندگی نامکمل ہے۔ موبائل فون کے بغیر آج کی زندگی کا تصور بھی نہیں ہے۔ لیکن ان تمام چیزوں کا قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں کہیں بھی By Name تذکرہ نہیں ہے۔ لیکن چونکہ یہ تمام اشیاء انسانی زندگی کی ایک جائز ضرورت ہیں لہذا بے شک ان کا تذکرہ قرآن و احادیث میں نہیں ہے لیکن پھر بھی ہم ان کو بلا تامل استعمال کرتے ہیں۔ اگر دور نبوی ﷺ کی تمام اشیاء کا استعمال دیکھا جائے تو پھر تو آج کی مسجد نبوی کو کچے گارے، پتھروں، کھجور کے پتوں اور ٹاٹ کے پردوں سے تیار ہونا چاہیے تھا۔ آج کے حاجیوں کو

نبوی کو کچے گارے، پتھروں، کھجور کے پتوں اور ٹاٹ کے پردوں سے تیار ہونا چاہیے تھا۔ آج کے حاجیوں کو بھی ارض مقدس کا سفر پیدل یا اُونٹوں پر ہی کرنا چاہیے تھا۔ قرآن پاک میں سورۂ یوسف کا واقعہ ہم جیسے لوگوں کو سمجھانے کے لئے ہے کہ اچھے وقتوں میں برے وقتوں کیلئے بچت کی جائے اور سورۂ یوسف سے ہی ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے 14 سال منصوبہ بندی اپنے پیارے نبی حضرت یوسفؑ کے ہاتھوں سے کروائی اور لائف انشورنس بھی ایک منصوبہ بندی کا نام ہے۔

سوال: لائف انشورنس توکل (اللہ پر توکل) کے خلاف ہے؟

جواب: محترم جناب! اللہ پر توکل کا تصور واضح ہونا لازمی ہے۔ بطور مسلمان ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے والا، رزق دینے والا، اور موت دینے والا ہے اور کوئی بھی معاملہ اللہ تعالیٰ کی منشاء و مرضی کے خلاف نہیں ہوسکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور صاحب اختیار اور صاحب شعور بنایا ہے۔ توکل کا مطلب یہ ہے کہ بطور انسان اپنا فرض پورا کریں اپنی حفاظتی تدابیر اختیار کریں اور پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کی ایک مشہور و معروف حدیث کا مفہوم ہے کہ

**پہلے اُونٹ کا گھٹنہ باندھو پھر اللہ پر توکل کرو۔**

اسی مثال کو اگر اپنی آجکل کی زندگی پر Apply کیا جائے تو بیماری کی صورت میں پہلے ڈاکٹر کے پاس جاؤ، پھر دوائی حاصل کر کے استعمال کرو اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو کہ وہی اس دوائی میں شفا ڈالے گا۔

گھر کو بند کرنے، کہیں دور جانے کا پروگرام ہے تو پہلے تمام کمروں کے تالے لگاؤ، چھت والے راستے کا تالہ بھی لگاؤ، پھر گیٹ والا تالہ لگاؤ پھر پڑوسیوں کو تاکید کرو کہ ہم پردیس جا رہے ہیں ذرا ہمارے گھر کا خیال رکھنا پھر آیت الکرسی پڑھ کر گھر کے 4 کونوں میں دم کرنا، یعنی آیت الکرسی کا 4 کونوں میں پڑھنا کیا ہے؟

یہ توکل ہے۔

غزوات میں نبی اکرم ﷺ سب سے پہلے سامان جنگ اکٹھا فرمایا کرتے پھر اس کو صحابہ کرامؓ کی تعداد کے مطابق اور مہارت کے مطابق تقسیم فرماتے اور پھر صحابہ کرامؓ کی صف بندی فرماتے اور پھر جنگ کا مکمل منصوبہ تیار کرتے، اور پھر اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کر لیتے، یعنی پہلے اپنے حصے کا کام اور پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبروں نے توکل کس طرح کیا۔ کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے

خواب کی تعبیر میں یہ نہیں بتایا کہ سات سال فصل ہوگی پھر سات سال قحط سالی ہوگی۔تو سات سال زیادہ غلہ اُگایا جائے اور بچت کی جائے اور پھر یہی کیا گیا۔اور گندم بالیوں سمیت رکھنے کی ہدایت کی۔آج بھی گندم بالیوں سمیت رکھ لیں تو گندم کے دانے خراب نہیں ہوتے۔پھر بچائی ہوئی گندم دوسرے انسانوں کے کام آئی جس میں آپ کے بھائی بھی شامل تھے۔

# اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ نے توکل کیسے کیا؟

غزوہ خندق کے موقع پر دیکھیں کسی نے آ کر صرف یہ کہا کہ آقا ﷺ مکہ میں کافر آپ ﷺ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور وہ جمع ہو رہے ہیں۔ اس خبر کے بعد آپ ﷺ نے فوراً صحابہ کرامؓ کو جمع کیا اور مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے تو حضرت سلیمان فارسیؓ کے مشورے سے مدینہ پاک کے گرد خندق کھودنے کا فیصلہ ہوا۔ صحابہؓ کے ساتھ حضور ﷺ نے بھی خندق کھودی۔ شدید گرمی میں یہ خندق کھودی گئی جس کی لمبائی تقریباً 3-1/2 کلومیٹر، چوڑائی 30 فٹ اور گہرائی 10 فٹ تھی۔

ابھی حملہ ہوا نہیں۔ صرف خطرہ کا علم ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ آنے والے خطرہ کا پہلے سے بندوبست کر رہے ہیں۔ اس خطرہ سے زیادہ یقینی خطرہ موت، معذوری اور بڑھاپا ہے۔ اگر آپ ﷺ نے معمولی خطرے کا پہلے سے بندوبست کیا تو ہم اپنے آقا ﷺ کی سنت کے مطابق زیادہ یقینی خطرے کا پہلے سے بندوبست کرتے ہیں۔

؎ توکل کا یہ مطلب ہے کہ خنجر تیز رکھ اپنا
پھر اس خنجر کی تیزی کو مقدر کے حوالے کر

لہذا بیمہ زندگی میں توکل کے خلاف کوئی بات نہیں ہے۔

مناسک حج پہ ذرا غور کیجئے تو آپ پر بیمہ زندگی کا فلسفہ واضح ہو جائے گا۔ حج پر جانے سے پہلے ضروری ہے کہ

نمبر 1۔ زادِ راہ پاس ہو

نمبر 2 ۔صحت اجازت دے۔

نمبر 3 ۔کسی کا قرضہ نہ دینا ہو۔

نمبر 4 ۔کوئی فریضہ ذمے نہ ہو یعنی بیٹے / بیٹی کی شادی

نمبر5۔ جتنا عرصہ حج کے سلسلے میں گھر سے باہر رہنا ہے۔ اُتنے عرصے کیلئے گھر والوں کیلئے اخراجات کی رقم گھر دیکر جائے۔ اگر عارضی طور پر آپ اللہ کے گھر کی طرف جاتے ہیں تو رب تعالیٰ شرط لگا دیتا ہے کہ گھر والوں کیلئے اخراجات کا بندوبست کر کے آؤ اور اگر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہم گھر والوں کو چھوڑ جائیں تو انکو بیمہ کی رقم مل جائے تو رب ناراض نہیں ہوگا۔

کیونکہ گھر والوں کو اخراجات دینا اُسی کا حج کے موقع پر بتایا ہوا قانون ہے۔

توکل کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ آپ بغیر کوشش تمام معاملات اللہ پر چھوڑ دیں۔ آپ کے بھی بچے ہیں کیا آپ یہ تصور کر سکتے ہیں کہ اللہ توکل پر آپ اپنے بچوں کو آزاد چھوڑ دیں۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ اللہ نے آپ پر فرض کیا ہے کہ آپ اپنے بچوں کی بہتر کفالت بہتر نگہداشت اور اچھی تربیت کریں۔ پھر نتائج کیلئے اللہ پر توکل کیجئے۔ اسی طرح انسان کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنی زندگی میں اپنے اہل خانہ کیلئے کچھ ایسے کام کر جائے جو ان کی معاشی مستقبل کو روشن کر سکتے ہوں۔ تو بیمہ پالیسی ایک ایسا پودا ہے جو آپ آج لگائیں گے تو وقت کے ساتھ ساتھ یہ تناور بھی ہوگا اور ثمر آور بھی۔

لہذا لائف انشورنس توکل کے خلاف ہرگز نہیں بلکہ یہ عین توکل ہے۔

## سوال: لائف انشورنس ایک جوا ہے۔

جواب: محترم جناب لائف انشورنس جوانہیں ہے بلکہ یہ تو جوئے کے بالکل برعکس ہے۔ وہ اسطریقے سے کہ جواپر شرط لگانے والی دونوں پارٹیوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ واقعہ ( Event ) جس پر شرط لگائی گئی ہے وہ جلد سے جلد وقوع پذیر ہو اور ہار اور جیت کا فیصلہ جلدی سے جلدی ہو۔ مثلاً اگر کرکٹ میچ کے نتائج پر جوا لگایا گیا ہے تو دونوں پارٹیوں کی خواہش ہوتی ہے کہ میچ والا دن کب آئے گا؟ اور جب میچ شروع ہو جاتا ہے تو دونوں پارٹیوں کی خواہش ہوتی ہے کہ کب میچ کا فیصلہ ہوگا؟ اور جب میچ کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو جیتنے والا 100% جیت جاتا ہے اور ہارنے والا 100% ہار جاتا ہے۔ جب کہ پالیسی میں 3 پارٹیاں ہوتی ہیں۔

نمبر 1۔ بیمہ دار خود، بیمہ دار کی یا اُس کے نامزد کردہ وارث کی یا اس کے دیگر عزیز اقارب کی یہ کبھی خواہش نہیں ہوتی ہے کہ چونکہ ہمارے والد یا بھائی یا شوہر نے پالیسی کروائی ہے لہذا وہ جلدی سے جلدی فوت ہو جائیں تا کہ ہمیں کلیم مل سکے۔

نمبر2۔ دوسری پارٹی ہوتی ہے اسٹیٹ لائف۔ انشورنس جاری ہو جانے کے بعد اسٹیٹ لائف کی بھی کبھی خواہش نہیں ہوتی ہے کہ پالیسی ہولڈر جلدی سے فوت جائے اور اس کے گھر والوں کو جلدی سے جلدی کلیم دے دیا جائے۔

نمبر3۔ تیسری پارٹی ہم لوگ (یعنی مارکیٹنگ فورس) ہوتے ہیں ہماری کبھی بھی یہ خواہش نہیں ہوتی ہے کہ چونکہ اب ہم نے پالیسی کر لی ہے لہذا بیمہ دار اب جلدی سے جلدی فوت ہو جائے اور اس کے گھر والوں کو جلد سے جلد کلیم دیا جائے۔ لہذا محترم لائف انشورنس جوا بالکل نہیں ہے اور بلکہ یہ تو جوئے کے بالکل برعکس ہے۔

مذہبی حوالے سے جوا کی دو صورتیں ہیں۔

نمبر1۔ عمل بدنیتی سے شروع ہو۔ یعنی ہر فرد چاہتا ہے کہ جواء میں لگی رقم ساری کی ساری مجھے مل جائے اور دوسروں کا نقصان ہو۔



نمبر 2۔ نتائج میں ایک یا چند کا فائدہ اور باقی سب کا نقصان ہوتا ہے۔

ان دونوں صورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بیمہ زندگی کے کاروبار کو دیکھیں تو مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بیمہ زندگی خریدتے وقت کسی کی نیت بد نہیں ہوتی ہے۔ ادارے کی، نہ بیمہ دار کی اور نہ ہی بیمہ کارکن کی بلکہ سب کی نیت یہی ہوتی ہے کہ بیمہ دار سلامت رہے تا کہ قسط جمع ہوتی رہے۔

اور دوسری صورت کہ ایک یا چند کا فائدہ باقی سب کا نقصان ہوتا ہے تو دیکھیں کہ بیمہ دار فوت ہو جائے تو اس کے بچوں کو کلیم ملتا ہے اور باقی تمام بیمہ داروں کو معاہدے کے مطابق بیمہ پالیسی کے فوائد ملتے رہتے ہیں اور پالیسی مکمل ہونے پر ہر بیمہ دار کو میچورٹی کلیم دیا جاتا ہے۔

لہذا جواء کی دونوں صورتوں سے بیمہ زندگی کا کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے یہ جواء جیسی لعنت سے پاک ہے۔



## سوال: انشورنس یا لیسی میں سود کا عنصر پایا جاتا ہے؟

جواب: مذہب جس عمل کو گناہ یا ثواب قرار دیتا ہے وہ اس عمل کی وضاحت اور صورتیں بھی بتاتا ہے بے شک دین اسلام میں سود حرام ہے، ظلم ہے، زیادتی ہے۔ سود میں معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔۔ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہو جاتا ہے۔ اور سود کی وضاحت میں تین شکلیں بتائی گئی ہیں۔

نمبر 1۔ اصل زر پہ اضافی رقم کی شرح مقرر ہو گی۔

نمبر 2۔ اس میں جبر کا عنصر ہو گا۔

نمبر 3۔ اس میں کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہو گا۔

مندرجہ بالا صورتوں میں ساری یا ایک بھی صورت نظر آئے تو یہ سود ہو جائے گا جو کہ حرام ہے۔

آیئے مندرجہ بالا تینوں صورتیں لے کر ہم اسٹیٹ لائف انشورنس آف پاکستان میں آتے ہیں کہ بیمہ زندگی کے کاروبار میں ان صورتوں میں سے کوئی صورت ہے۔

نمبر 1۔ کیا یہاں بونس یا منافع کی شرح مقرر ہے؟۔۔۔۔۔۔نہیں

1972ء میں جب ادارہ بنا تو 22 روپے فی ہزار زرِ بیمہ بونس تھا آج وہی بونس 50 روپے فی ہزار زرِ بیم ہے۔ کسی بھی بیمہ پالیسی میں بونس کی شرح مقرر نہیں ہے۔

نمبر 2۔ کیا بیمہ زندگی کے کاروبار میں کسی کے ساتھ جبر ہو رہا ہے؟ ادارے کی طرف سے گورنمنٹ کی طرف سے، ہرگز نہیں۔ کسی قسم کا کوئی جبر نہیں ہے۔

نمبر 3۔ کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔نہیں

بیمہ زندگی کے کاروبار میں منافع کی شرح مقرر نہیں، کسی کی مجبوری سے کوئی ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

سود کی مذہبی حوالے سے تین صورتوں میں ایک صورت بھی بیمہ زندگی کے کاروبار میں نظر نہیں آتی۔

اس لئے بیمہ زندگی سود سے پاک کاروبار ہے۔

جس سود کو اسلام میں حرام قرار دیا گیا ہے اس میں لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھایا جاتا تھا۔ ایک شخص امیر

سے امیر تر اور دوسرا غریب سے غریب تر ہوتا چلا جاتا اور یہودی ساہوکاروں کے چنگل اور شکنجے میں مکمل طور پر پھنس جاتا تھا اور معیشت پر انہی ساہوکاروں کی اجارہ داری تھی۔ جس کی وجہ سے دو طبقات جنم لے رہے تھے۔ مساوات اور پیسے کی منصفانہ تقسیم نہیں تھی۔ رقم کا ارتکاز چند ہاتھوں میں ہو رہا تھا۔ جو کہ اسلام کے بنیادی تصورات، ہمدردی، بھائی چارہ، اخوت، مساوات، عدل و انصاف، پیار و محبت، خدمت کے یکسر خلاف تھا۔

حضور پاک ﷺ نے وہاں معیشت اور اس کے پرانے نظام کو بدلا۔ لوگوں کو یہودی ساہوکاروں کے چنگل سے آزاد کرایا۔ ان کی قوت خرید اُن کی مالی حالات اور استطاعات کو بہتر کرنے کیلئے متبادل کے طور پر انشورنس کی طرز کا ایک فلاحی معاشی نظام متعارف کرایا۔

انشورنس میں ہر کوئی اپنی مرضی اور پسند اور ضرورت کے تحت انشورنس خریدتا ہے۔ اس کو کوئی مجبوری نہیں ہوتی اور نہ انشورنس خریدنے سے وہ غریب ہوتا ہے اور نہ انشورنس کا ادارہ۔ یہ تو مستقبل کے لیے منصوبہ بندی ہے اور مستقبل کیلئے سوچنا۔ منصوبہ بندی کرنا اور بچوں کیلئے بہتر سوچنا اور خوشحالی کا خواب دیکھنا اسلام سے متصادات نہیں ہے۔



جناب سود وہاں ہوتا ہے جہاں کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھایا جائے۔ مثال کے طور پر میں آپ سے ایک لاکھ روپے اپنی ضرورت کی خاطر مانگ لیتا ہوں۔ آپ رقم دیتے تو ہیں لیکن اس شرط پر کہ ایک ماہ کے بعد میں ایک لاکھ دس ہزار روپے واپس کروں گا۔ آپ کو معلوم بھی ہے کہ میں مجبور ہوں لیکن جب آپ مجھ سے 110000 روپے واپس لیں گے اس میں دس ہزار روپے سود ہونگے۔ لیکن دوسری صورت میں اگر میں بخوشی آپ کو کچھ رقم اصل زر کے علاوہ دوں گا تو وہ سود نہیں ہوگا۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ پوری رقم یکمشت ادا کی جائے جبکہ یہاں پر آپ اپنی رقم اقساط میں ادا کرتے ہیں اور آپ اپنی مرضی سے اسٹیٹ لائف کے ساتھ معائدہ کرتے ہیں جس کے لئے آپ کو مجبور نہیں کیا جاتا آپ کی دی ہوئی رقم سے ہم سرمایہ کاری کرتے ہیں جس کا منافع آپ کو دے دیا جاتا ہے۔

سوال: اس میں نفع ہی نفع ہوتا ہے نقصان نہیں ہوتا۔

جواب: انشورنس کا پیسہ بھی کاروبار میں لگایا جاتا ہے۔ کاروبار میں نفع ونقصان ضرور ہوتا ہے۔ مگر ہر شخص نفع کیلئے ہی کاروبار کرتا ہے۔ جہاں زیادہ سرمایہ ہو وہاں نقصان کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔

اسٹیٹ لائف محفوظ سرمایہ کاری کرتی ہے۔ جہاں پر نقصان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ اسٹیٹ لائف کو قائم ہوئے 40 سال کا طویل عرصہ مکمل ہونے والا ہے اور ادارہ مسلسل بہتری کا سفر کر رہا ہے لہذا اس میں نقصان ہونے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

## سوال: علمائے اکرام اس کی اجازت نہیں دیتے۔

جواب: انشورنس کا اصول امداد باہمی پر مشتمل ہے لیکن حقیقت میں کچھ علمائے کرام انشورنس کے اس اصول اور فلسفے سے یکسر ناواقف ہیں لیکن جو علمائے کرام اس کے اصول اور اس کے پیچھے چھپے انسانی فلاح و بہبود، انسانی خدمت اور یتیموں اور بیواؤں کی امداد کے عنصر کو پہچانتے ہیں وہ کبھی بھی اس کی مخالفت نہیں کرتے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ دانش مندی اور عقل سے بھی یہ بات بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ انشورنس مستقبل کے معاشی مسائل کا بہترین حل ہے۔

## سوال: یہ تو غیر مسلموں کا طریقہ کار ہے۔

جواب: کسی کی مدد کرنے کی اسلام میں ممانعت نہیں بلکہ سخت تاکید ہے۔ اور انشورنس کا دارومدار تو امداد باہمی پر ہے۔ یہ طریقہ کار بیت المال کے طریقے سے مماثلت رکھتا ہے۔ اس لئے قطعی طور پر اس کو صرف غیر مسلموں کا طریقہ کار نہیں کہا جا سکتا۔

# عمُومی
# سوالات
# اور
# اعتراضات

## سوال: انشورنس کیا ہوتی ہے؟

جواب: انشورنس امداد باہمی کے اصول پر قائم ہے تمام بیمہ دار مل کر مستقبل میں ہونے والے کسی ممکنہ مالی نقصان کی پیش بندی کرتے ہیں۔ ہر بیمہ دار اپنے حصے کی قسط بیمہ کمپنی کو جمع کراتا ہے۔ جسے ایک فنڈ میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ کسی بھی بیمہ دار کے نقصان کی صورت میں اس فنڈ سے اس کے اہل خانہ کی مالی مدد بقدر پالیسی کی مالیت کر دی جاتی ہے۔

## سوال: مجھے انشورنس کی ضرورت نہیں ہے میرے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے۔

جواب: محترم جناب! بہت اچھی بات ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی زیادہ دے۔
لیکن میں شاید ابھی تک آپ کو انشورنس صحیح طریقے سے سمجھانے میں ناکام رہا ہوں۔ انشورنس دراصل کسی فرد کو امیر بنانے کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ یہ تو مشکل وقت کیلئے متبادل انتظام کا نام ہے۔
ماشاءاللہ آپ کے پاس اتنی قیمتی گاڑی ہے (جو کہ ظاہر آپکی محنت سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہی دی ہے)
لیکن کیا اس قیمتی گاڑی کے تحفظ کے لئے آپ نے اس کے دروازوں کے تالے نہیں لگوائے ہیں؟
کیا آپ نے اس گاڑی کے تحفظ کیلئے ریموٹ کنٹرول لاک نہیں لگوائے ہیں؟ کیا آپ نے گاڑی میں Tracking System نہیں لگوایا ہے؟ کیا آپ کی گاڑی میں سپئنی (اضافی ٹائر) نہیں ہے؟ یقینی طور پر یہ تمام انتظامات آپ کی گاڑی میں موجود ہوں گے۔

آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کردہ اتنا عالی شان گھر ہے۔ کیا آپ نے گھر کے تمام کمروں کے ساتھ ڈورلاک نہیں لگوائے ہیں؟ کیا آپ نے مین گیٹ کے لئے بہترین Internal Lock نہیں لگوایا ہے؟ کیا آپ نے گھر کی حفاظت کیلئے سیکورٹی گارڈ نہیں رکھا ہوا ہے؟

یہ تمام انتظامات آپ نے کس مقصد کیلئے کئے ہیں۔ یقینی طور پر آپکا جواب ہوگا کہ تحفظ کیلئے، حفاظت کیلئے، بچاؤ کیلئے۔

میرے محترم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو بہت کچھ دیا ہوا ہے لائف انشورنس بھی دراصل اس کے تحفظ کیلئے ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ یہ ثروت کسی کا ہمیشہ ساتھ نہیں دیتی۔ بہت پیسے والے لوگوں کو بھی مجبور ہوتے دیکھا گیا ہے

کل کے لکھ پتی آج کنگھ پتی ہیں۔ بدقسمتی کے واقعات کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ جائیداد، اثاثہ جات اور سرمایہ کو کسی بھی وقت نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کاروبار میں بھی بہت اونچ نیچ دیکھی گئی ہے وراثت پر بھی بہت جھگڑے ہوتے ہیں۔ اکثر مرنے والے کے بعد بچوں کو کوئی جائیداد نہیں دیتا۔ انشورنس کی رقم بہت محفوظ ہے اور یہ اصل وراث تک ہی پہنچتی ہے اگر پھر بھی انشورنس کی رقم کی کوئی ضرورت نہ پڑے تو آپ اس رقم سے خدمت خلق اور رفاہ عامہ کا کوئی منصوبہ شروع کر سکتے ہیں۔

## سوال: لائف انشورنس کے بغیر بھی زندگی ٹھیک چل رہی ہے۔ میں اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتا

جواب: زندگی تو بحر حال گزرتی ہی رہے گی وقت کبھی رُکا نہیں۔ زندگی جنریٹر والوں کی بھی گزر جاتی ہے اور لوڈ شیڈنگ کے دوران جاگ کر کبھی خود کو اور کبھی بچوں کو ہاتھ والی پنکھیاں جھلنے والوں کی بھی گزر ہی جاتی ہے۔

سفر تو A/C گاڑی میں سفر کرنے والے کا بھی گذر جاتا ہے اور مزدے کی چھت پر بیٹھ کر جانے والوں کا بھی سفر گزر جاتا ہے۔

وقت تو منرل واٹر پینے والوں کا بھی گزر جاتا ہے اور وقت تو گندے نالے کے کنارے لگے ہوئے واٹر پمپ سے پانی پینے والوں کا بھی گزر ہی جاتا ہے۔ لیکن اچھا گزرنے والا وقت ایک اچھا احساس چھوڑ جاتا ہے اور خراب گزرنے والا وقت ایک تلخ احساس چھوڑ جاتا ہے۔ لہذا یہ بات نہیں کہ انشورنس کے بغیر آپ کی زندگی رک جائے گی بلکہ تحفظ کے احساس کے ساتھ گزرنے والا وقت ایک اچھا تاثر چھوڑ جائے گا۔

## سوال: مجھے فی الوقت ضرورت نہیں ہے؟

جواب: جناب عالی! آپ صرف آج کو دیکھ رہے ہیں۔لیکن کل کا کسی کو اعتبار نہیں۔زندگی کسی بھی وقت بے وفائی کرسکتی ہے۔کسی کے چلے جانے سے اس کی مستقبل کی ذمہ داریاں ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ بڑھ جاتی ہیں۔آج آپ کمارہے ہیں آمدن آرہی ہے گھر بار چل رہا ہے۔اگر خدانخواستہ کچھ ہو جائے تو آمدن بھی ختم ہو جائے گی اور اخراجات

جوں کے توں رہیں گے۔اگر آپ کی بیوی پڑھی لکھی ہیں تو کیا وہ بچوں اور گھر بار کو چھوڑ کر ملازمت پر جاسکیں گی۔ایسی ناگہانی صورت میں ادارہ ہی مدد کرے گا۔

## سوال: زندگی گزارنے کیلئے کیا بیمہ زندگی ضروری ہے؟

جواب: قرآن پاک اور حدیث مبارکہ میں بیمہ کروانے کا کوئی حکم نہیں۔ اور نہ ہی ہر فرد کیلئے بیمہ زندگی ضروری ہے۔ جو شخص یہ نظریہ رکھتا ہو کہ میرے مرنے کے بعد میرا بوڑھا باپ بھیک مانگ لے گا، میری بیوی دوسری شادی کر لے گی، میرے بچے، بچیاں دوسروں کے گھر میں کام کر کے کھانا کھالیں گے، اسے واقعی بیمہ زندگی کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور جو شخص یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتا اور اپنے گھر کو اپنی زندگی میں جس طرح چلا رہا تھا اُسی طرح چلانا چاہتا ہے تو اس کا حل صرف اور صرف بیمہ زندگی ہے۔

جس طرح بدن ڈھانپنے کیلئے چھ میٹر کپڑا کافی ہے، تین تین میٹر کی دو چادریں بنا کر انسان اپنا بدن ڈھانپ سکتا ہے اور یہ لباس زمین پہ سب سے افضل جگہ خانہ کعبہ میں پہنا جاتا ہے۔ پھر ہم کپڑے کی سلائی کیوں کراتے ہیں؟ ایک ہزار روپے کا کپڑا ہو تو پانچ صد سلائی اور اگر ٹو پیس ہو تو دو ہزار کا کپڑا اور تین ہزار سلائی۔ یہ سلائی کیوں؟ سلائی سے لباس میں سلیقہ آجاتا ہے۔ سلیقہ سے لباس پہننے کیلئے سلائی دینا پڑتی ہے، اس طرح زندگی ویسے بھی گزر سکتی ہے۔ اگر سلیقہ سے گزارنا چاہتے ہو تو بیمہ کی قسط سلائی کی طرح ہے۔

سوال: پیسا اس قدر تیزی سے Devalue ہو رہا ہے کہ مجھے یوں لگتا ہے کہ میری بچت 20 سال بعد کیا Value رکھے گی۔

جواب: آپکا اعتراض بالکل بجا ہے۔ لیکن صرف اسی مسئلے کی وجہ سے بچت کا آغاز ہی نہ کیا جائے تو کیا 20 سال بعد آپ کے پاس کچھ جمع ہوگا؟ اس سوچ کے تحت اگر دنیا کے کام کیے جائیں تو پھر تو کوئی کام بھی کرنا فضول ہوگا۔ میں مکان کیوں بناؤں۔ 20 سال کے بعد یہ مکان زمین کے لیول سے نیچے ہو چکا ہوگا۔ مکان کے دروازوں کو دیمک نے کھالیا ہوگا۔ پانی کی ٹوٹیوں سے پانی لیک ہو رہا ہوگا۔ پنکھا گھر گھر کی آواز شروع کر دے گا۔ اور سیوریج کی پائپس بند ہو چکی ہوں گی لہذا میں مکان بنواؤں گا ہی نہیں۔

آج کل چونکہ زیادہ تر لوگوں کی اولاد نافرمان اور گستاخ ہے۔ بزرگوں کا ادب نہیں کرتی ہے اور حیا نام کی چیز ان میں ختم ہوتی جا رہی ہے لہذا آئندہ سے بچوں کی پیدائش ہی بند کر دی جائے۔

اگر اس سوچ کے تحت ہم کام کریں تو دنیا کا کوئی بھی کام فضول ترین کام ہوگا۔ بچوں کو اتنا پڑھانے کا کیا فائدہ آخر تو ہر کسی نے مر جانا ہے اور یہ تمام ڈگریاں اور مہارتیں ادھر ہی رہ جائیں گی لہذا بچوں کو پڑھایا ہی نہ جائے

محترم! آج کچھ بچایا ہوگا کیا وہ بہتر ہے یا Inflation کے خوف سے بچت بالکل ہی نہ کی جائے۔ ان میں سے کیا بہتر ہے؟ فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے۔



## سوال: کیا آپ کی پالیسی افراط زر کے اثرات زائل کرتی ہے۔جو رقم آپ میچورٹی پر دیں گے اس وقت اس کی قدر کم ہوگی۔

جواب: جناب والا !اسٹیٹ لائف کا بونس ریٹ الحمدللہ باقی تمام بینک، انشورنس کمپنیوں اور انوسٹمنٹ کے اداروں سے زیادہ ہے آپ 24000 روپے کی رقم کی سالانہ بچت کرتے ہیں اور اسٹیٹ لائف کے پاس جمع کرواتے ہیں ادارہ

20,000 روپے کا بونس سالانہ دیتا ہے۔اسی طرح آپ چھٹے سال بھی 24000 پے کی سالانہ رقم دیتے ہیں ادارہ اس سال بونس 37600 روپے سے زائد دیتا ہے۔گیارہویں سال بھی آپ 24000 روپے دیتے ہیں ادارہ 61600 روپے کا بونس دیتا ہے۔سترھویں سال آپ وہی 24000 روپے دیتے ہیں ادارہ آپ کو 76000 روپے سے زائد بونس دیتا ہے۔آپ ہی بتایئے آپ تو وہی رقم دے رہے ہیں جو آپ کئی سال پہلے دے رہے تھے کیا آپ کے 24000 روپے کی قدر 17-18-19-20 سال بعد وہی رہے گی جو پہلے تھی جبکہ ادارہ تو بونس کی رقم میں اضافہ کر رہا ہے۔

## سوال: لائف انشورنس کی ادائیگی جب میرے مرنے کے بعد ہی ہوتی ہے تو مجھے اس کا کیا فائدہ؟

جواب: محترم جناب! لائف انشورنس کی ادائیگی صرف مرنے کے بعد ہی ہوتی ہے۔ یہ تصور دراصل مکمل طور پر لاعلمی پر مبنی ہے۔ اسٹیٹ لائف اور بیمہ دار دونوں کا فائدہ صرف اسی صورت میں ہے جب بیمہ دار میچورٹی وصول کرے۔ میچورٹی وصول کرنے سے بیمہ دار کو یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنی رقم بمعہ بونس اپنی مرضی کی جگہ پر استعمال کرتا ہے۔ اور اسٹیٹ لائف کو یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اسٹیٹ لائف کو تمام اقساط ملتی ہیں اور اسٹیٹ لائف اس رقم کو سرمایہ کاری میں لگاتی ہے اور بیمہ داروں کو زیادہ منافع ملتا ہے۔

لائف انشورنس کا دوسرا بہت اہم فائدہ جو انسان اپنی زندگی میں حاصل کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ بچت انسان اپنی زندگی میں جب کبھی کوئی انتہائی مجبوری والی حالت میں ہو تو اپنی جمع شدہ رقم کو بطور قرض حاصل کر کے اپنا مجبوری والا وقت گزار سکتا ہے۔ اور اگر یہ جمع شدہ رقم موجود نہ ہوتی تو پھر دو ہی حل تھے یا تو کسی عزیز، رشتہ دار سے ادھار مانگا جائے یا پھر اپنے گھر کی کوئی نہ کوئی چیز بیچی جائے۔ لائف انشورنس کا تیسرا اور آخری فائدہ وہی ہوتا ہے جس خدشے کا اظہار آپ نے اپنے سوال میں کیا ہے۔

## سوال: میری بیوی نہیں مانتی، میں والد صاحب یا میرے پیر و مرشد نہیں مانتے۔

جواب: محترم جناب! ہماری عمومی زندگی کا اصول ہے کہ ہم مشورہ لینے کے لئے عموماً متعلقہ شعبے کے فرد کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ اگر ہمیں صحت کے متعلق مشورہ درکار ہے تو ظاہر ہے ہم اس کیلئے کسی ڈاکٹر صاحب سے رجوع کریں گے۔ صحت کے متعلق مشورہ حاصل کرنے کیلئے ہم کبھی بھی کسی وکیل صاحب سے رابطہ نہ کریں گے۔ اور اگر کسی مقدمہ کے بارے میں مشورہ کرنا ہے تو پھر کسی ڈاکٹر صاحب سے رجوع نہیں کریں گے بلکہ وکیل صاحب سے رابطہ کریں گے۔

آپ کی بیوی صاحبہ، والد محترم، یا پیر و مرشد آپ کو اپنے اپنے شعبہ جات کے بارے میں تو رائے دے سکتے ہیں لیکن لائف انشورنس کے بارے میں چونکہ وہ کوئی Expert نہیں ہیں لہذا ان کا مشورہ صرف جذبات پر مبنی رائے ہی ہو سکتی ہے۔ انشورنس کے بارے میں مشورہ لینے کیلئے کسی انشورنس والے کی رائے لی جائے۔

## سوال: میں بیوی سے مشورہ کروں گا۔

جواب: جناب عالی! یہ بہت اچھی بات ہے کامیاب گھریلو زندگی کیلئے ضروری ہے کہ باہمی مشاورت کے ذریعے مسائل ومعاملات کو حل کیا جائے۔ مگر جناب یہ گھر کے معاشی پلاننگ اور مسائل کے حل کی بات ہے جس کی ذمہ داری سربراہ خاندان پر براہ راست ہوتی ہے۔ بیوی سے مشورہ اچھی بات ہے مگر ان سے گھر کے اندرونی معاملات پر مشورہ کریں، معاشی پلاننگ کیلئے اگر آپ نے مشورہ کرنا ہے تو کسی Economist سے لیں اور انشورنس کیلئے مشورہ لینا ہے تو بہتر ہے کسی بیوہ یا یتیم سے لیں۔ ایک اس بیوہ سے جس کو انشورنس کی رقم ملی ہو۔ ایک اس بیوہ سے جو خاوند کی وفات کے بعد مسائل میں گھری ہوئی ہے۔

جناب پوچھنا اور مشورہ کرنا اچھی بات ہے مشورہ ضرور کیجئے لیکن اپنی کل کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ ضرور دیجئے گا آپ کی طرح کا ذمہ دار اور ذی شعور انسان بچت اور تحفظ جیسی ضروری چیزوں کو قطعاً نظر انداز نہیں کر سکتا۔



## سوال: مہنگائی بہت ہے بچت نہیں ہوتی۔

جواب: جناب والا! میں جانتا ہوں کہ آپ اچھی ملازمت کرتے ہیں تنخواہ بھی بہت اچھی ہے۔ آپ کی فیملی بھی چھوٹی ہے آپ کا گھر بھی اپنا ہے۔ آپ کو کرایہ نہیں دینا پڑتا۔ آپ بچت کر سکتے ہیں اگر آپ چاہیں۔ آج آپ پر ذمہ داریاں کم ہیں آپ بچت نہیں کر رہے۔ کل آپ کی ذمہ داریاں زیادہ ہوں گی۔ مہنگائی بھی اس سے زیادہ ہو تو آپ کیسے ذمہ داریاں پوری کریں گے۔ آج آپ بھرپور کام کر سکتے ہیں زیادہ محنت سے زیادہ کما سکتے ہیں۔ آنے والے وقت میں آپ اتنی محنت بھی نہیں کر سکیں گے اور جتنے پیسے آج کما رہے ہیں یہ بھی نہیں کما سکیں گے آپ کیلئے ذمہ داریاں پوری کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ اس لیے آج تو آپ اپنے اخراجات کم کر کے کچھ بچا سکتے ہیں جو کل آپ کے کام آ سکے۔

## سوال: ضروری اخراجات پورے نہیں ہوتے، بیمہ کی قسط کہاں سے لائیں۔

جواب: ابھی آپ تندرست اور توانا ہیں اور خوب کمانے کے باوجود اخراجات پورے کرنے مشکل ہیں۔ خدانہ کرے اگر وقت سے پہلے موت، معذوری آجائے تو پھر گھر کے اخراجات کیسے پورے ہوں گے۔ اس لئے مشکل وقت اور بڑھاپے کیلئے جوانی کی کمائی سے کچھ نہ کچھ ضرور بچائیں۔

## سوال: بچت ہی نہیں ہوتی ؟

جواب: بچت تو کرنی پڑتی ہے۔ کبھی خود بخود بچت نہیں ہوتی اگر آپ سو روپے میں سے ایک روپیہ بچانا چاہتے ہیں تو سو کا پہلا روپیہ بچالیں۔ اگر آخری روپیہ بچانا چاہیں گے تو پھر یہ بچت نہیں ہوگی۔

## سوال: جب رقم ہوگی، بیمہ پالیسی خریدیں گے۔

جواب: جناب یہ ایسی جائیداد ہے جو صرف رقم سے نہیں خریدی جا سکتی۔ اس کیلئے صحت کا درست اور عمر کا مناسب ہونا بھی ضروری ہے۔

جب آپ کے پاس رقم ہوگی ہوسکتا کہ اس وقت صحت اور عمر مناسب نہ ہو۔ یا حادثہ کی وجہ سے معذوری ہو چکی ہو، یا کوئی دشمنی وغیرہ کا آپ شکار ہو جائیں تو پھر ایسی صورت میں بیمہ خریدنا مشکل ہو جائے گا۔

## سوال: فی الوقت پیسے نہیں ہیں:

جواب: جناب والا! بیمہ کا فیصلہ ہم آج ہی کرتے ہیں آنے والے کل کیلئے۔ کل کس نے دیکھی ہے ہوسکتا ہے کہ کل ہو مگر ہم نہ ہوں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم ہوں مگر بیمہ کے قابل نہ ہوں۔ آج ہمارے پاس موقع ہے۔ ہم سامان تعیش نہیں خرید رہے ہم تو زندگی کی ضروریات کی بات کر رہے ہیں۔ جن کا خریدنا لازم وملزم ہے ہم ہوں یا نہ ہوں یہ ضروریات باقی رہتی ہیں۔ بیمہ حاصل کرنا اتنا ضروری ہے جتنا ہمارے لیے ہوا، پانی اور خوراک ضروری ہے۔ ٹھیک ہے میں دوبارہ حاضر ہو جاؤں گا۔ لیکن ایک چیز طے ہے آپ جتنی تاخیر کریں گے آپ کی قسط کی رقم بڑھتی جائے گی۔ میں نہیں خیال کرتا کہ آپ جیسا دانش مند انسان اپنے اور اپنے خاندان کے تحفظ میں کاہلی کا مرتکب ہوگا۔ بیمہ زندگی حاصل کرنے کے بعد انسان کو جو ذہنی سکون میسر آتا ہے

اس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔بہر حال جانے سے پہلے آپ کو ایک مشورہ ضرور دوں گا اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنے اخراجات پر نظر ڈالیں اور اندازہ لگانے کی کوشش کیجئے کہ کونسے ایسے اخراجات ہیں جن میں فوری طور پر کمی کی جا سکتی ہے۔میرے ایک دوست جو کہ اب میرے بیمہ دار بھی ہیں انہوں نے بھی یہی کہا تھا لیکن میرے کہنے پر انہوں نے سیگریٹ ترک تو نہیں کی البتہ اس میں خاطر خواہ کمی ضرور کی۔

اپنے سگریٹ کے اخراجات میں پچاس روپے روزانہ کم کر کے انہوں نے سال میں تقریباً اٹھارہ ہزار روپے کی بچت کی اور اس رقم سے انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی کیلئے پالیسی خرید لی اب وہ ہر وقت مجھے دعاؤں میں یاد کرتے ہیں۔

سوال: بیمہ زندگی کو بیمہ زندگی کیوں کہتے ہیں جبکہ بیمہ کروانے والے تو بیمہ کی مدت پوری ہونے سے پہلے بھی فوت ہو سکتا ہے؟

جواب: جس کا بیمہ ہوتا ہے اس کی زندگی کا کوئی تحفظ نہیں ہوتا۔ صرف اس کی کام کرنے کی صلاحیتوں سے جو انکم آتی ہے اُس کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ انکم سے گھر میں معصوم بچے، بزرگ، خواتین کی زندگی کو برقرار رکھنے کیلئے اخراجات کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ زندہ افراد کو اگر روٹی، کپڑا، گھر، ادویات، تعلیم نہ ملے تو زندگی یا تو ختم ہو جائے گی یا ادھوری ہو جائے گی۔ گھر میں زندگیاں گزارنے والے افراد کی ضروریات زندگی پوری کر کے انہیں بیمہ زندگی کا تحفظ ملتا ہے۔

## سوال: ہمیں کیسے یقین ہو کہ جو باتیں آپ کہہ رہے ہیں درست ہیں۔

جواب: جناب والا! ہمارا اور آپ کا ایک عرصہ سے اعتماد کا دوستانہ تعلق ہے۔ آپ مجھے اور میری فیملی کو اچھی طرح سے جانتے ہیں ہم غلط کاروبار کبھی نہیں کرتے۔ دھوکہ نہیں دیتے اور غلط مشورہ بھی نہیں دیتے۔

رہی بات ادارے اور اس کے Product کی ہم ہر بات ریکارڈ پر کرتے ہیں۔ ہمارے بروشرز، پمفلٹ اور ریٹ بک ملاحظہ کیجئے۔ ہم اپنی کارکردگی اخبارات اور میڈیا میں پیش کرتے ہیں۔ ادارے کے کاروبار کی ایک سالانہ رپورٹ بھی شائع کی جاتی ہے۔ اس سے بڑھ کر اسٹیٹ لائف ایک سرکاری ادارہ ہے جو وزارت تجارت کے ماتحت کام کرتا ہے اور وفاقی حکومت ادائیگیوں کی گارنٹی کرتی ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک کی رپورٹ بھی آپ کی تشفی کیلئے کافی ہے۔

سوال: ہمارے باپ دادا نے بیمہ پالیسی نہیں خریدی تھی وہ بھی تو زندگی گزار گئے، ہم بیمہ پالیسی کیوں خریدیں؟

جواب: پرانے بزرگ سچے اور کھرے تھے۔ ان کا زمانہ بہت اچھا تھا۔ ایک دوسرے کا خیال اور احساس تھا۔ کوئی فرد اس دنیا سے چلا جاتا تو دوسرے بھائی یا عزیز اس کے بچوں کو باعزت پالتے تھے۔ کیا اب ایسا ہوتا ہے؟ چلو آپ بتائیں، آپ میں سے کوئی کسی گھر کو ماہانہ اخراجات کی رقم دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر اس دور میں اپنے گھر والوں کے مستقبل کیلئے بیمہ پالیسی ضروری ہے۔ کل کو آپ کے گھر بھی کوئی اخراجات کی رقم نہیں دے گا۔ جناب عالی! ضروری نہیں کہ جو کام ہمارے باپ دادا نے نہ کیا ہو ہم بھی نہ کریں۔

## سوال: پالیسی کی مدت بہت زیادہ ہے۔

جواب: جناب والا! یہ تو بہت ہی اچھا ہے کہ آپ کی فیملی زیادہ دیر کیلئے مالی تحفظ میں رہے گی۔ ایک ادارہ زیادہ لمبے عرصے کیلئے مالی طور پر سرپرستی کرتا رہے گا۔ مستقبل کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کب کیا ہونے والا ہے اگر ایک ادارہ زیادہ دیر کیلئے ذمہ داری اٹھاتا ہے تو اس میں ہرج ہی کیا ہے اگر۔ پالیسی جلدی ختم ہو جائیگی تو اس کے بعد کے زمانے کیلئے ادارہ کوئی زمہ داری نہ اٹھائے گا۔ مزید یہ کہ لمبے عرصے والی پالیسی کے بونس بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ جناب اس وقت آپ کی جو بھی عمر ہے اس کے قطع نظر اپنے ماضی پر نظر دوڑایئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کل کی بات ہے کہ آپ بچے تھے آج آپ کے بچے ہیں دیکھتے ہی دیکھتے یہ بھی بڑے ہو جائیں گے۔ جناب بیس سال کا عرصہ طویل ضرور معلوم ہوتا ہے۔ لیکن آپ کو احساس بھی نہیں ہوگا۔ کہ یہ عرصہ کیسے گزر جائے گا۔ پھر عرصہ جتنا زیادہ ہوگا اتنے عرصے میں آپ کا تحفظ برقرار رہے گا۔

## میرے خاندان میں کسی کی بھی پالیسی نہیں ہے۔

جناب اگر ایسا ہے تو مجھے سن کر بڑا دکھ ہوا ہے آج کے معاشی عدم استحکام کے دور میں آپ کے خاندان میں کسی نے بھی مستقبل کی پیش بندی نہیں کی ہے میں آپ کو انشورنس کے فوائد بتاتا ہوں میرا نہیں خیال کہ آپ میری بات کو رد کر دیں گے۔ پالیسی خریدنے کی صورت میں مجھے خوشی ہوگی کہ اس سمت میں آپ نے پہلا قدم اٹھایا ہے۔

# جو بیمہ کرواتا ہے جلد انتقال کر جاتا ہے۔

میرے دوست ایسا نہیں ہے۔ یہ ایک خام خیال ہے۔ کیا آپ کے پاس اس کی ضمانت ہے کہ اگر آپ بیمہ نہیں کروائیں گے تو آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ آپ کا خیال ہے کہ جو بھی مر جاتا ہے اس نے بیمہ کروایا ہوتا ہے۔ میرے عزیز دوست اس خام خیالی کو ذہن سے نکالیے۔ اپنے لئے اور اپنے خاندان کے معاشی مستقبل کی طرف توجہ دیجئے اور اپنی ذمہ داری کو محسوس کیجئے۔

## سوال: بیمہ جب موت کو نہیں روک سکتا تو پھر اس کو خریدنے کا فائدہ۔

جواب: جناب موت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں روک سکتا۔ لیکن بیمہ کا مقصد موت سے پیدا شدہ مالی مشکلات کا حل ہے جب کوئی مدد کے لئے تیار نہیں ہوتا اس وقت بیمہ زندگی ہی لواحقین کو مالی مشکلات سے دوچار ہونے سے بچالیتا ہے۔

## سوال: دوسرے کاروبار میں بھی تو سرمایہ کاری کی جاسکتی ہے؟

جواب: جناب والا! سرمایہ کاری تو اس وقت ہوگی جب بہت سا سرمایہ ایک ساتھ ہو۔ اور ہر شخص تو کاروبار نہیں کرسکتا اس کیلئے کاروباری ذہن کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ اسٹیٹ لائف محفوظ سرمایہ کاری کرتی ہے۔ سٹیٹ لائف تو اقساط میں چھوٹی چھوٹی بچتیں کرتی ہے اور ایک بڑی رقم کی ادائیگی کی پہلے دن سے یقین دہانی کراتی ہے۔ بات صرف سرمایہ کاری کی نہیں۔ ہم تو سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ پہلے دن سے تحفظ دیتے ہیں۔ یہ ہے ہماری انفرادیت جو کہ دوسری قسم کی سرمایہ کاری یا کاروبار میں نہیں ہے۔

# سوال: میں کیوں نہ سٹاک مارکیٹ میں پیسہ لگاؤں؟

جواب: آپکی بات بجا ہے لیکن آپ ذرا سوچئے کہ ملک معاشی بحران سے دوچار ہے۔ آئے دن سٹاک مارکیٹ مندے کا شکار رہتی ہے۔ ایسی صورت حال میں، میں آپ کو ہرگز یہ مشورہ نہ دوں گا کہ آپ سٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری کریں کیونکہ اس کام کے لئے آپ کو بہت زیادہ مہارت کی ضرورت ہوگی۔ جب کہ حصص کی مالیت کم ہونے کا اندیشہ ہر وقت موجود ہوگا۔ یہی رقم اگر آپ اسٹیٹ لائف کے پاس Invest کرتے ہیں تو یہاں پر ماہر ترین لوگ آپ کے سرمائے کی بہترین سرمایہ کاری کرتے ہیں اور ہر سال منافع کی مد میں معقول رقم آپکی پالیسی میں شامل ہوجاتی ہے جسکے کم ہونے کا اندیشہ ہرگز نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ ایسی رقم کی پالیسی خرید لیں جو آپکی مستقبل کی مالی ضروریات کو پورا کرسکے۔ یہاں پر آپکی رقم بھی محفوظ ہوگی بلکہ آپ کو تحفظ بھی ملے گا۔

## سوال: اپنی رقم قومی بچت کی سکیم میں کیوں نہ لگادوں؟

جواب: قومی بچت کی سکیم بھی بہت اچھی ہے۔ جس میں آپ کو ماہانہ منافع ملے گا لیکن آپ نے یہ نہیں سوچا کہ اس کیلئے آپ کو یکمشت رقم درکار ہوگی جبکہ پالیسی کی صرف ایک قسط ادا کرنے پر آپ پالیسی کے مالک بن جائیں گے اور ساتھ ساتھ آپ کا تحفظ بھی شروع ہو جائے گا۔ جب بھی آپ کو رقم کی ضرورت پڑے گی آپ اپنی پالیسی پر قرض حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے باوجود آپ کی پالیسی تحفظ اور منافع کے ساتھ جاری رہے گی لیکن اگر آپ اپنی رقم قومی بچت میں لگاتے ہیں اور آپ کو کسی موقع پر رقم کی ضرورت پڑ جائے تو آپ کو لون جاری نہیں ہوگا بلکہ رقم نکلوانے کی صورت میں آپ نہ صرف منافع سے محروم ہو جائیں گے بلکہ آپ کو رقم بھی کم ملے گی۔ اس کے علاوہ آپ کو انشورنس جیسا تحفظ بھی نہیں ملے گا۔

## سوال: بنک زیادہ تحفظ کم پیسوں میں مہیا کر رہے ہیں۔

جواب: آپ کی بات بجا لیکن بنک سے انشورنس کی صورت میں آپ کو صرف تحفظ حاصل ہوگا۔ انشورنس کی مد میں خرچ کی گئی رقم کسی شمار میں نہیں آئے گی۔ اگر آپ ایسا تحفظ چاہتے ہیں تو ایسی سکیم اسٹیٹ لائف کے پاس بھی موجود ہے لیکن میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ آپ بچت کے پہلو کو نظر انداز نہ کیجئے۔

## سوال: اسٹیٹ لائف کی پالیسی پر بونس کی رقم بڑھتی ہی ہے نقصان کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: ہمارا ادارہ 1972 میں معرض وجود میں آیا تھا۔ جب سے اب تک پالیسی ہولڈرز کی تعداد اور پریمیم میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ پالیسی ہولڈر سے اکٹھی کی گئی رقوم سے مختلف جگہوں پر سرمایہ کاری کی جاتی ہے اس سرمایہ کاری کا حجم بہت بڑا ہے۔ کہیں پر نقصان بھی ہوتا ہے۔ لیکن مجموعی طور پر منافع ہو جاتا ہے اس لئے نقصان نظر نہیں آتا۔

## سوال: آپ کی سرمایہ کاری کہاں کہاں پر ہے؟

جواب: جناب ہماری سرمایہ کاری سٹاک ایکسچینج پر لسٹڈ اور ان لسٹڈ کمپنیوں کے حصص میں، ٹریژری بلز میں، واپڈا بانڈز، فنانس سرٹیفکیٹس، فارن انویسٹمنٹ بانڈز، ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس وغیرہ میں ہے۔

سوال: ملکی معیشت ڈانواں ڈول ہے اور پالیسی کی معیاد لمبی ہے۔ ہوسکتا ہے اس عرصے میں آپکا ادارہ دیوالیہ ہو جائے اور ہماری رقم ڈوب جائے۔

جواب: جناب اسٹیٹ لائف عام انشورنس کی کمپنیوں سے مستحکم ادارہ ہے جس کے زوال پذیر ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ حال ہی میں اسے PACRA کی جانب سے AAA ریٹنگ دی گئی ہے جو کہ کسی بھی مالیاتی ادارے کی سب سے مستحکم پوزیشن کو ظاہر کرتی ہے۔ بالفرض اگر آپ کی بات مان بھی لی جائے تو اسٹیٹ لائف کی پالیسی پر حکومت پاکستان کی ضمانت موجود ہے جو اور کسی بیمہ کمپنی کے پاس نہیں ہے۔

## سوال: کلیم نہیں ملتا ہے؟

جواب: جناب والا! ایسا آپ نے شاید سنا ہوگا۔ حقیقت میہ ہے کہ اسٹیٹ لائف ہر سال کروڑوں، اربوں روپے کا کلیم کی مد میں تقسیم کرتی ہے۔ اسٹیٹ لائف قانونی طور پر تمام تر ثبوت مہیا کئے جانے کے 90 دن کے اندر کلیم ادا کرنے کی پابند ہے مذید برآں، وفاقی حکومت، انشورنس آرڈیننس 1972 کی دفعہ 35 کے تحت زر بیمہ+ بونسز کی ادائیگی کی ضمانت دیتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب ادارہ (اسٹیٹ لائف) سے حقائق چھپائے جائیں اور غلط بیانی کی جائے تو معاہدے کی خلاف ورزی ہوتی ہے جس کی بنا پر ادارہ کلیم دینے سے معذوری ظاہر کر دیتا ہے۔ حالانکہ جب پالیسی کی مدت پوری ہو جائے تو ادارہ میچورٹی کلیم 15 روز پہلے بھی ادا کر دیتا ہے۔

## سوال: میں کسی اور انشورنس کمپنی کی جگہ اسٹیٹ لائف سے بیمہ کیوں خریدوں؟

جواب: جناب اسٹیٹ لائف ایک مستحکم مالی ادارہ ہے اس کی پالیسی پر وفاقی حکومت کی ضمانت موجود ہے پھر ہمارے بونس بھی اعلان شدہ ہیں۔ دوسری کمپنیوں کی پالیسی کی نہ تو ضمانت ہے اور نہ ہی بونس اعلان شدہ ہیں

## سوال: دوسری کمپنیوں کے نمائندگان آپ سے زیادہ منافع بتاتے ہیں۔

جواب: دوسری کمپنیوں کے لوگ صرف بتاتے ہیں۔ ہم جو کہتے ہیں وہ دیتے بھی ہیں۔ اسٹیٹ لائف ایک قومی ادارہ ہے۔ اس کا لائف فنڈ اور دوسرے اثاثہ جات ان کمپنیوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں ہم کروڑوں روپے کلیم کی مد میں دیتے ہیں۔ جس کے اعداد و شمار بھی موجود ہیں۔

## سوال: مجھے جلدی نہیں ہے۔

جواب: جناب عالی! یہ تو یقینی بات ہے کہ آپ کو اور آپ کی فیملی کو بیمہ کی ضرورت ہے مگر جو لوگ اپنی فیملی کے مسائل کو جانتے ہوئے بھی لاپرواہی کریں یا پہلو تہی کریں تو ان کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے مگر آپ جیسے پڑھے لکھے لوگوں سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ بیمہ کے لیے آج ہی موقع ہے۔ اگر ہم دیر کریں گے تو اس دیر کی قیمت ہمیں بیمہ سے محرومی کی صورت میں ملے گی۔ یا ہمیں زیادہ ادائیگی کرنی پڑے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آنے والے کل میں آپ بیمہ کے لیے اہل نہ ہوں تو آپکی فیملی بیمہ کی سہولت سے محروم ہو جائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ بیمہ کے لیے آپ پر میڈیکل لاگو ہو جائے اور میڈیکل ٹیسٹ آپ کے حق میں اچھے نہ ہوں، یہ بھی ہو سکتا ہے آپ کو زائد پریمیم ادا کرنا پڑے گا اور آپ کی پالیسی کی میچورٹی بھی اتنے عرصے بعد ہو گی۔

## سوال: میں آزادی پسند کرتا ہوں بیمہ پالیسی کی پابندی قبول نہیں؟

جواب: آپ صرف بیمہ کی قسط جمع کروا کے آزادی محسوس کریں گے کیونکہ آنے والے وقت کی فکر کم ہو جائے گی۔